نہیں تھک سکتے۔

رمضان کے مبارک مہینے کا سایہ آپ کے سروں پر ہے۔ یہ مہینہ امیدوں کی روشنیوں کا مہینہ ہے' یہ مہینہ مغفرتوں کا مہینہ ہے' یہ مہینہ بے حد و حساب اجر اور نتائج کا مہینہ ہے۔ اس مہینے نے وہ صبح دیکھی جب حضور ؐ لرزتے اور کپکپاتے غارِ حرا سے قرآنِ فرقان کی نعمت لے کر واپس گھر آئے' اور آپ ؐ کی زبان پر "مجھے اپنی جان کا ڈر ہے" کے الفاظ تھے۔ پھر اس مہینے نے وہ دن دیکھا جب بدر کے میدان میں زندگی نے موت پر فتح پائی' صرف اہلِ عرب کے لیے نہیں' رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے یہ دن یوم الفرقان قرار پایا۔ پھر اسی مہینے نے وہ دن بھی دیکھا جب غارِ حرا سے اترنے والا اور مکہ سے نکالا جانے والا' صلی اللہ علیہ وسلم' مکہ میں اس شان سے داخل ہوا کہ اس کا سر اونٹنی پر اپنے رب کے آگے جھکا ہوا تھا' اس کے اردگرد ہزاروں قدسیوں کے لشکر تھے' اور ایک قطرۂ خون بہائے بغیر مرکزِ ارضی' بیتِ ربانی' خانہ کعبہ کے دروازے کی کنجی اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہی دروازہ جو اس کے لیے کھولنے سے انکار کر دیا گیا تھا' اور اس نے کامل یقین اور امید سے بھرپور لہجے میں کہا تھا کہ ایک دن یہ کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی۔ یہ دن یوم الفتح کا دن تھا۔

خانہ کعبہ کی کنجی کچھ اچانک یونہی آپ ؐ کے ہاتھوں میں نہیں آگئی تھی۔ نہ حرا' کوہ صفا اور طائف سے یدخلون فی دین اللہ افواجاً تک کا انقلاب کوئی حادثہ تھا۔ نہ نزولِ قرآن کی سحر سے لے کر یوم فتح کی صبح تک کا سفر صرف خواہشات' تمناؤں اور دعاؤں کے بل پر طے ہوا تھا۔ کعبہ کی کنجی ہاتھ میں آنے سے پہلے لوگوں کے دلوں کی کنجیاں آپ ؐ کی مٹھی میں تھیں' اسی لیے آپ ؐ کو کعبہ کی کنجی عطا ہوئی۔ اس سے پہلے کہ مکہ اپنے دروازے کھولے' بستی بستی' خیمہ خیمہ' دل دل آپ ؐ کے لیے پھاٹک کھل چکے تھے' اور اسی لیے یہ ممکن ہوا کہ ایک قطرۂ خون بہائے بغیر آپؐ مکہ میں داخل ہو جائیں۔

یہ نبی کریم ؐ کی رات دن کی جدوجہد تھی۔ یہ آپؐ کی ہر دم' ہر لحہ' انتھک' دعوت الی اللہ کی کاوش تھی۔ یہ آپ ؐ کی پیار اور رحمت کی روش' دل کی نرمی' اخلاقِ کریمانہ' خلقِ عظیم اور قربِ الٰہی کی تاثیر تھی کہ یہ معجزہ رونما ہوا۔ اس پورے عرصے میں آپؐ کو حقائق کی سنگینی اور تلخی کا پورا ادراک تھا' آپ ؐ نے ہر تدبیر کی' لیکن کسی لمحے بھی جھنجلاہٹ' غصہ' مایوسی اور انتقام کا شائبہ بھی آپؐ کے دل میں اور آپؐ کی روش میں پیدا نہ ہوا۔ دشمن ایک ایک کر کے آتے گئے' قدموں پر ڈھیر ہوتے گئے' اور آپؐ ان کو جھاڑ پونچھ کر سینے سے چمٹاتے رہے۔ یہی ورثۂ نبوی ؐ ہے' جس کے ضیاع یا جس سے غفلت کی وجہ سے ہم آج درماندہ اور حیران و پریشان ہیں۔ روشنیوں کا جو مہینہ آج ہمارے اوپر

سایہ کیے ہوئے ہے' اس کا حاصل بھوک پیاس نہیں' رتجگا نہیں' افطار و سحر کی مدارات نہیں۔ اس کا حاصل یہی ورثۂ نبوی ؐ ہے۔ اس مہینے میں حضورؐ بارش بھری ہواؤں سے بھی زیادہ فیاضی اور سخاوت کی بارش برسایا کرتے تھے۔ روحانی و اخلاقی فیوض کی بارش بھی' مادی و مالی فیوض کی بھی۔ اس لیے کہ یوم حرا سے یوم بدر تک اور یوم بدر سے یوم فتح تک کا سفر طے کرنے کے لیے جو زندگی اور روئیدگی ناگزیر ہے وہ اسی بارش کے فیض سے حاصل ہو سکتی ہے۔

نیت کی پاکیزگی' اخلاص اور بے غرضی' قرآن کا قرب' قیام لیل' تقویٰ' صبر' محبت و مواسات' نفس و زبان پر لگام' غصے اور جھگڑے سے اجتناب--- اس سفر کے لیے جو زاد راہ درکار ہے' اس کے سارے نشانات اور حصول کے راستے اس ماہ مبارک میں موجود ہیں۔ فرمایا گیا: پیٹ کو کھانے پینے سے فاقہ کرانا' روزہ نہیں۔ روزہ تو یہ ہے کہ زبان کو بیہودہ و بیکار اور شہوانی بات چیت سے فاقہ کراؤ۔ اگر کوئی تمھیں گالی دے یا جھگڑے پر اتر آئے' تو کہہ دو میں روزے سے ہوں! میں روزہ سے ہوں! (ایسی باتوں میں نہیں پڑ سکتا)۔ آج کے مُصلحین' رمضان سے یہی ایک خصلت حاصل کر لیں' تو خیر کثیر حاصل کر لیں گے۔ فرمایا گیا: جن کے لیے مغفرت عام نہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو دوسروں سے بغض و عداوت اور نفرت رکھنے والا ہے۔ دلوں میں جھانک کر دیکھیے' ہم ان گندگیوں سے کتنے پاک ہیں۔

کیا رمضان کے یہ لمحات ' بارہ نصیب ہوں گے؟ کون کہہ سکتا ہے' ہاں۔ پھر ان کو غنیمت جانیں ان کو ضائع نہ جانے دیں' ان سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ مایوسیوں کا دامن جھٹک دیں' جھوٹی امیدیں بھی نہ باندھیں' مرثیے پڑھنا بھی چھوڑ دیں۔ یقین رکھیں کہ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں اگر روشنی کی کرن نمودار ہوگی' اور سپاٹ' چٹختی دھرتی میں روئیدگی نمودار ہوگی' تو کچھ کرنے سے ہوگی' عمل سے زندگی بنتی ہے' جنت بھی جہنم بھی' اور ہمارے کرنے سے ہوگی۔ ہم بارش کا پہلا قطرہ بنیں گے تو اللہ تعالیٰ کو ہمارے پاکستان اور ہماری قوم کا مقدر بدلتے کیا دیر لگتی ہے۔ وہ مالک الملک ہے' مُردے میں سے زندہ کو نکالتا ہے' دیتا ہے تو بلاحساب دیتا ہے۔

اپنی اصلاح کی بھی فکر کریں' خیر اور تقویٰ عام کرنے اور اس کی بہار لانے کی بھی۔ بدکاروں کے خلاف نفرت و عداوت کے بجائے ان کے لیے نصیحت و خیر خواہی' ان سے امید' اور ان کی نصرت (ان کا ہاتھ پکڑنے) کی روش اختیار کریں۔ سب کو یہی صدا دیں' سب کو جگائیں' سب کے دلوں کی آبیاری کریں۔

وہی دیرینہ بیماری' وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی